سوال

(205)امام معمر اوران کے بھتیجے کا قصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علماء نے لکھا ہے کہ ''حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ امام معمر رحمہ اللہ کا بھتیجا رافضی تھا، امام معمر رحمہ اللہ اسے اپنی کتابیں پکڑا دیتے، اس نے ایک حدیث امام معمر کی کتاب میں داخل کردی (التہذیب ص ۱۲ ج ۱) وہ روایت امام معمر نے امام عبدالرزاق سے بیان کی جسے انھوں نے بیان کیا۔ اس کی تفصیل التہذیب وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔'' عرض ہے کہ کیا یہ قصہ بلحاظِ سند صحیح وثابت ہے؟

تحقیق کرکے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ قصہ حافظ ابن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) نے بغیر کسی سند اور حوالے کے ابو حامد بن الشرقی سے نقل کیا ہے۔ (دیکھئے تہذیب التہذیب ۱ ۱۲ ترجمۃ احمد بن الازہر)

یہی قصہ نورالدین الہیثمی (مجمع الزوائد ۹ ۱۳۳) اور سیوطی (تدریب الراوی ۱ ۲۸۶) نے بغیر کسی حوالے کے، ابوالحجاج المزی (تہذیب الکمال ۱ ۱۰۶) اور ذہبی (سیر اعلام النبلاء ۹ ۵۷۵، ۵۷۶، ۱۲ ۳۶۷) نے بغیر سند متصل مکمل کے ابو حامد بن الشرقی سے نقل کیا ہے۔

یہی قصہ خطیب بغدادی نے محمد بن احمد بن یعقوب سے، اس نے محمد بن نعیم الضبی (الحاکم صاحب المستدرک وتاریخ نیسابور) سے، انھوں نے ابو احمد الحافظ سے، انھوں نے ابو حامد (بن) الشرقی سے روایت کیا ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲ ت ۱۶۴۷)

عین ممکن ہے کہ یہ قصہ تاریخ نیسابور للحاکم میں لکھا ہوا ہو۔ (واللہ اعلم)

مجھے محمد بن احمد بن یعقوب کی توثیق نہیں ملی ہے۔ واللہ اعلم

نچلی سند سے قطعِ نظر محدث ابو حامد بن الشرقی رحمہ اللہ ۲۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۵ھ میں فوت ہوئے۔ دیکھئے تاریخ الاسلام للذہبی (۲۴ ۱۶۶، ۱۶۵) امام معمر بن راشد رحمہ اللہ ۱۵۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔

سوال یہ ہے کہ امام معمر کی وفات کے چھیاسی (۸۶) سال بعد پیدا ہونے والے ابو حامد بن الشرقی کو یہ قصہ کس نے سنایا تھا؟

معلوم ہوا کہ یہ قصہ منقطع ہونے کی وجہ سے باطل اور مردود ہے۔

اس قصے پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ذہبی لکھتے ہیں :

''قلت : ہذہ حکایۃ منقطعۃ وما کان معمر شیخا مغفلا بروج ہذا علیہ ، کان حافظا بصیرا بحدیث الزہری'' میں کہتا ہوں : یہ منقطع (کٹی ہوئی) حکایت ہے۔ معمر غافل شیخ نہیں تھے کہ ان پر اس بات کی حقیقت خفیہ رہ جاتی۔ وہ تو حدیثِ زہری کے حافظ اور صاحبِ بصیرت تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۹ ۵۸٦)

حافظ ذہبی کے اس ناقدانہ بیان سے اس قصے کا باطل اور مردود ہونا مزید واضح ہوگیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص474

محدث فتویٰ